97501-کمونسٹ حکومت کے ماتحت رہنے کی بنا پر نماز روزے کا علم نہیں کیا اب ان کے ذمہ قضاء ہے ؟

سوال

میں ایک بلغاری مسلمان عورت ہوں، ہم کمونسٹ حکومت کے ماتحت زندگی بسر کرتے رہے ہیں، اور اسلام کے متعلق ہمیں کسی بھی چیز کا علم نہیں، بلکہ اکثر اسلامی عبادات ممنوع تھیں، بیس برس کی عمر تک تو مجھے اسلام کا کچھ علم نہ تھا، اور اس کے بعد اللہ کی شریعت پر عمل کرنا شروع کیا، میرا سوال یہ ہے کہ :

اس سے قبل میں نے جو نمازیں ادا نہیں کیں، اور روزے نہیں رکھے کیا اس کی میرے ذمہ قضاء ہے ؟

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

اول :

سب سے پہلے تو ہم اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ آپ ظالم اور فاجر کمونسٹ حکومت سے نجات حاصل کر لی ہے، چالیس برس سے زائد مسلمانوں پر ظلم و ستم ہوتا رہا، اور ان کا دینی تشخص ختم کرنے کی کوشش کی جاتی رہی، اور اس مدت میں مساجد کو منہدم کیا گیا، اور کچھ مساجد کو عجائب گھروں میں تبدیل کر دیا گیا، اور اسلامی مدارس پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا، اور مسلمانوں کے نام تبدیل کیے گئے، اور اسلامی تشخص کو بالکل مٹانے کی کوشش کی گئی، لیکن.. اللہ تعالی تو اپنا نور مکمل کر کے رہے گا، چاہے کافر ناپسند ہی کریں.

تو اس طرح (1989م) کمونسٹ حکومت اپنی ظلم و زیادتی لیے ہوئے ختم ہو چکا جس سے مسلمانوں کو بہت شدید خوشی حاصل ہوئی اور وہ اپنی قدیم مساجد کی طرف پلٹے اور انکی مرمت کرنے لگے، اور اپنے بچوں کی قرآن مجید کی تعلیم دینے لگے، اور مسلمان عورتیں با پردہ ہو کر راستوں اور شاہراہوں پر نکل آئیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے دین کی جانب اچھی طرح لائے، اور انکی مدد و نصرت فرمائے، اور انہیں عزت عطا کرے اور ان کے دشمن کو ذلیل و رسوا کرے.

آمین

دوم :

بلغاریا میں مسلمانوں کی ایک نسل کمونسٹ حکومت کے تحت پرورش پائی جسے اسلام کے متعلق کسی چیز کا علم ہی نہ تھا، صرف انہیں یہ پتہ تھا کہ وہ مسلمان ہیں، کیونکہ کمونسٹ حکومت اسلام کی تعلیم میں حائل ہو چکی تھی، اور اسے دینی تعلیم حاصل کرنے نہ دیتی تھی، بلکہ قرآن مجید بھی اپنے ملک داخل نہیں ہونے دیتی تھی، اور نہ ہی کوئی اسلامی کتاب لے جا سکتا تھا.

اور یہ لوگ جنہیں اسلامی احکام اور عبادات اور فرائض کا علم نہ تھا ان کے ذمہ ان عبادات کی قضاء میں سے کچھ لازم نہیں، کیونکہ جب مسلمان کے لیے شرعی علم حاصل کرنا ممکن نہ ہو، اور نہ ہی اسے شرعی احکام پہنچے ہوں تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا}.البقرۃ (286).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مسلمان اس پر متفق ہیں کہ جو شخص بھی دار کفر میں ہو اور ایمان قبول کرنے کے بعد وہ ہجرت کرنے سے عاجز ہو تو جس سے وہ عاجز ہے اس پر وہ واجب نہیں، بلکہ حسب الامکان اس پر واجب ہوتا ہے، اور اسی طرح جب اسے کسی چیز کا حکم معلوم نہ ہو، تو اگر اسے نماز فرض ہونے کا علم نہ ہو، اور کچھ مدت تک وہ نماز ادا نہ کرے، تو علماء کے ظاہر قول کے مطابق اس کے ذمہ نماز کی قضاء نہیں، امام ابو حنیفہ اور اہل ظاہر کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد کے ہاں دو میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے.

اور اسی طرح باقی سارے فرائض اور واجبات رمضان کے روزے، اور زکاۃ کی ادائیگی وغیرہ بھی.

اور اگر اسے شراب کی حرمت کا علم نہیں ہو اور وہ شراب نوشی کرلے تو مسلمان اس پر حد جاری نہ کرنے پر متفق ہیں، بلکہ نمازوں کی قضاء میں انہوں نے اختلاف کیا ہے....

اور اس سب کچھ کی اصل یہ ہے کہ: حکم تو جب ثابت ہوتا ہے جب حصول علم ممکن ہو، اور جب کسی چیز کے وجوب اور فرضیت کا علم ہی نہ ہو تو اس کی قضاء نہیں.

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ: کئی ایک صحابی رمضان المبارک میں طلوع فجر کے بعد بھی اس وقت تک کھاتے اور پیتے رہے جب تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگہ سے واضح نہ ہوا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قضاء کا حکم نہیں دیا، اور پھر کچھ صحابی ایسے بھی تھے کہ کتنی مدت تک جنابت کی حالت میں ہی نماز ادا کرتے رہے، اور انہیں تیمم کرکے نماز ادا کرنے کے جواز کا علم ہی نہ تھا، مثلا ابو ذر اور عمر بن خطاب اور عمار رضی اللہ تعالی عنہم جب جنبی ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو بھی قضاء کا حکم نہیں دیا.

اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ مکہ اور کچھ بستیوں اور دیہات میں وہ مسلمان بیت المقدس کی جانب رخ کرکے ہی نماز ادا کرتے رہے، حتی کہ انہیں بیت المقدس کی جانب رخ کرکے نماز ادا کرنے کے حکم کا منسوخ ہونا پہنچ گیا، لیکن کسی کو بھی نمازیں دوبارہ ادا کرنے کا حکم نہ دیا گیا، اور اس طرح کی مثالیں بہت زیادہ ہیں.

اور یہ اس اصل کے مطابق ہے جس پر جمہور سلف ہیں کہ: اللہ سبحانہ و تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، تو وجوب قدرت و استطاعت کے ساتھ مشروط ہے، اور سزا بھی اس وقت ہوتی ہے جب حجت قائم ہونے کے بعد مامور کو ترک کیا جائے، یا پھر کسی ممنوع کام کا ارتکاب کیا جائے" انتہی مختصرا.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (225/19).

اور اس بنا پر جن عبادات کے وجوب کا آپ لوگوں کو علم نہیں تھا اس میں کسی کی بھی آپ کے ذمہ قضاء نہیں.

اور آپ کو ہماری یہ نصیحت ہے کہ آپ لوگ شرعی علم حاصل کریں، اور دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی کوشش کریں، اور اسلامی تعلیمات اور اس پر عمل پیرا ہونے کی پوری حرص و جدوجہد کریں، اور نئی نسل کی اسلامی تربیت کریں، تاکہ وہ مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی سازشوں کا مقابلہ کرسکیں، اور خاص کر آپ کے ملک میں ہونے والی سازش کا.

آخر میں ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے.

واللہ اعلم.